سورة النور

آیات ۳۱ - ۳۴

وَ اَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَ الصّٰلِحِيۡنَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَاِمَآئِكُمۡ ؕ اِنۡ يَّكُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَ
اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۳۲﴾ وَلۡيَسۡتَعۡفِفِ الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغۡنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَ الَّذِيۡنَ
يَبۡتَغُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ فَكَاتِبُوۡهُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا ۖ وَّ اٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ
اٰتٰٮكُمۡ ؕ وَلَا تُكۡرِهُوۡا فَتَيٰتِكُمۡ عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا لِّتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَمَنۡ
يُّكۡرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنۡۢ بَعۡدِ اِكۡرَاهِهِنَّ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ
الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۴﴾

سُورَةُ النُّور

آیات 64 — مدنية

سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اسلام فرد، خاندان، معاشرے، ریاست اور امت کو اللہ کے نورِ ہدایت کے تابع کر کے عفت، حیا، عدل، قانونی اور اجتماعی پاکیزگی کا نظام قائم کرتا ہے

شرعی حدود
آیات 1 تا 26

- زنا کی حد (آیات 3-1)
- تہمت (قذف) کا حکم (آیات 5-4)
- لعان (میاں بیوی کے درمیان جھوٹی تہمت) (آیات 10-6)
- واقعہ افک (تہمت کا واقعہ) (آیات 22-11)
- آخرت میں تہمت کی سزا (آیات 26-23)

معاشرتی آداب (حصہ اول)
آیات 27 تا 34

- گھر میں داخل ہونے کے آداب (آیات 29-27)
- مرد و خواتین کے لیے نظریں نیچی رکھنے اور زینت چھپانے کا حکم (آیات 31-30)
- نکاح اور غلاموں کی آزادی کا حکم (آیات 34-32)

نورِ الٰہی، مساجد کا فضل اور اس کی قدرت
آیات 35 تا 46

- اللہ کا نور اور مساجد کو آباد کرنے والوں کا اجر (آیات 38-35)
- کافروں کے اعمال کی مثال (آیات 40-39)
- اللہ کی قدرت کی نشانیاں (آیات 46-41)

اللہ کی آیات پر منافقین کا رویہ
آیات 47 تا 57

- مومنوں کی فرمانبرداری اور منافقوں کا جھوٹ (آیات 54-47)
- اللہ کا طریقہ کار بندوں کے لیے (آیات 57-55)

معاشرتی آداب (حصہ دوم)
آیات 58 تا 64

- گھروں کے دیگر آداب (آیات 61-58)
- رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ برتاؤ کے آداب (آیات 63-62)
- اللہ کی بادشاہت، علم اور قدرت (آیت 64)

وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ - اور نکاح کرو بے نکاحوں کا اپنے میں سے

اَنْكَحَ يُنْكِحُ ، اِنْكَاحٌ : نکاح کر دینا (IV)

الْأَيَامىٰ : وہ لوگ جو نکاح کے بغیر ہوں، یعنی جن کا شوہر یا بیوی نہ ہو (اس کا واحد اَيِّمٌ ہے

اس کا مفہوم صرف "کنوارا(bechelor)" نہیں بلکہ زیادہ وسیع ہے: ہر وہ بالغ مرد یا عورت جو نکاح کے بغیر ہو

وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ - اور (جو) نیک ہیں تمہارے غلاموں میں سے

عِبَاد : عَبْدٌ کی جمع (مرد غلام، بندہ)

وَ اِمَآئِكُمْ - اور اپنی کنیزوں میں سے

اِمَآءِ : اَمَةٌ کی جمع (باندیاں - bondwomen)

اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ - اگر وہ ہوں گے محتاج (تو)

فُقَرَآءَ : فَقِيْرٌ کی جمع (محتاج، غریب)

يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ - غنی کر دے گا انہیں اللہ اپنے فضل سے

اَغْنٰى يُغْنِىْ ، اِغْنَآءٌ : مالدار بنانا، غنی کر دینا (IV)

وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ - اور اللہ (بڑا) وسعت والا خوب جاننے والا ہے

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ - اور چاہیے کہ (برائیوں سے) بچے رہیں وہ لوگ

(ع ف ف)

اِسْتَعَفَّ يَسْتَعِفُّ ، اِسْتِعْفَافٌ پاکدامن رہنا (X)

اردو میں: عفت، عفیف، عفیفہ

وَالَّذِيۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ فَكَاتِبُوۡهُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا ‌ۖ وَّاٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اٰتٰٮكُمۡ‌ ؕ وَلَا تُكۡرِهُوۡا فَتَيٰتِكُمۡ عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا

لَا يَجِدُوۡنَ نِكَاحًا حَتّٰى - جو نہیں پاتے نکاح (کی طاقت) یہاں تک کہ

وَجَدَ يَجِدُ ، وِجْدَانًا : پانا

يُغۡنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ - غنی کر دے انہیں اللہ اپنے فضل سے

وَالَّذِيۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ الۡكِتٰبَ - اور وہ لوگ جو چاہتے ہیں تحریر (آزادی کی)

اِبْتَغٰى يَبْتَغِىْ ، اِبْتِغَآءٌ : چاہنا (VIII)

مِمَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ - ان میں سے جنکے مالک ہوئے تمہارے دائیں ہاتھ

مَلَكَ يَمْلِكُ ، مِلْكًا : مالک ہونا

اَيْمَانٌ : يَمِيْنٌ کی جمع (دائیں ہاتھ)

فَكَاتِبُوۡهُمۡ - تو لکھ کر دے دو انہیں

كَاتَبَ يُكَاتِبُ ، مُكَاتَبَةٌ : مکاتبت کرنا، لکھ کر دینا (III)

اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا - اگر تم معلوم کرو ان میں کچھ بھلائی

عَلِمَ يَعْلَمُ ، عِلْمًا : جاننا، معلوم کرنا

وَّاٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰهِ - اور دو انہیں اللہ کے مال میں سے

(أ ت ي) اٰتٰى يُؤْتِىْ ، اِيْتَآءٌ : دینا (IV)

الَّذِىۡۤ اٰتٰٮكُمۡ - جو اس نے دیا ہے تمہیں

لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ - اور نہ تم مجبور کرو اپنی لونڈیوں کو

اَكْرَهَ يُكْرِهُ ، اِكْرَاهٌ : مجبور کرنا، جبر کرنا (IV)

فَتَيَات : فَتَاةٌ کی جمع (نوجوان عورتیں- یہاں مراد باندیاں/ لونڈیاں ہیں)

عَلَى الْبِغَآءِ - بدکاری پر

بِغَآءِ : حد سے تجاوز کرنا (بدکاری/زنا حد سے تجاوز ہے اس لئے عام طور پر بِغَآءٌ ان معانی میں)

اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا - اگر وہ چاہیں پاکدامن رہنا

اَرَادَ يُرِيْدُ ، اِرَادَةٌ : چاہنا

تَحَصَّنَ يَتَحَصَّنُ ، تَحَصُّنًا : پاکدامنی اختیار کرنا (V)

لِّتَبْتَغُوْا - تاکہ تم تلاش کرو

(ب غ ي) اِبْتَغٰى يَبْتَغِيْ ، اِبْتِغَآءٌ : چاہنا، طلب کرنا، تلاش کرنا (VIII)

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - دنیوی زندگی کا سامان

عَرَض : (ایک کثیر المعانی لفظ) - فائدہ، متاع، سامان، وقتی مال
دکھانا، پیش کرنا/ پیشی، چوڑائی، عارضی، بیماری کی علامات

وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ - اور جو مجبور کرے گا انہیں

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو بیشک اللہ

مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ - انکے مجبور کیے جانے کے بعد

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - بہت بخشنے والا نہایت رحم والا ہے

وَ اَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَ الصّٰلِحِيۡنَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَ اِمَآئِكُمۡ ؕ اِنۡ يَّكُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيۡمٌ ﴿۳۲﴾ وَلۡيَسۡتَعۡفِفِ الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغۡنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَ الَّذِيۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتۡ
اَيۡمَانُكُمۡ فَكَاتِبُوۡهُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا ۖ وَّ اٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اٰتٰٮكُمۡ ؕ وَ لَا تُكۡرِهُوۡا فَتَيٰتِكُمۡ عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ
اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا لِّتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَمَنۡ يُّكۡرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنۡۢ بَعۡدِ اِكۡرَاهِهِنَّ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۳﴾

تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں، اور تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں، ان کے نکاح کردو۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے گا، اللہ بڑی وسعت والا اور علیم ہے

اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں انھیں چاہیے کہ عفّت مآبی اختیار کریں، یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے۔ اور تمہارے مملوکوں میں سے جو مکاتبت کی درخواست کریں ان سے مکاتبت کرلو اگر تمہیں معلوم ہو کہ ان کے اندر بھلائی ہے، اور ان کو اس مال میں سے دو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ اور اپنی لونڈیوں کو اپنے دنیوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ خود پاکدامن رہنا چاہتی ہوں، اور جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اس جبر کے بعد اللہ ان کے لیے غفور و رحیم ہے

وَ اَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَ الصّٰلِحِيۡنَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَ اِمَآئِكُمۡ ؕ اِنۡ يَّكُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ يُغۡنِهِمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيۡمٌ ﴿٣٢﴾ وَلۡيَسۡتَعۡفِفِ الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغۡنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَ الَّذِيۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتۡ
اَيۡمَانُكُمۡ فَكَاتِبُوۡهُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا ۖ وَّ اٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اٰتٰٮكُمۡ ؕ وَلَا تُكۡرِهُوۡا فَتَيٰتِكُمۡ عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ
اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا لِّتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَمَنۡ يُّكۡرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنۡۢ بَعۡدِ اِكۡرَاهِهِنَّ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٣٣﴾

Marry those of you that are single, (whether men or women) and those of your male and female slaves that are righteous. If they are poor, Allah will enrich them out of His Bounty. Allah is infinite in His resources and All-Knowing.

Let those who cannot afford to marry keep themselves chaste until Allah enriches them out of His Bounty. And such of your slaves that desire a deed of manumission in lieu of payment, execute such a deed with them if you see any good in them, and give them out of the wealth that Allah has given you. And do not compel you slave-girls to prostitution merely for the sake of the benefits of worldly life, the while they desire to remain chaste. And if anyone compels them to prostitution, Allah will be Most Pardoning, Much Merciful (to them) after they are subjected to such compulsion.

محمد اقبال

وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

آیت 22-23 - نکاح کی ترغیب اور اسلامی معاشرت کی حکمت

- ان آیات میں اسلامی معاشرے کے لیے ہدایت دی گئی ہے اور ان عوامل سے سے پاک کرنے کی تلقین کی گئی جو اخلاقی مفاسد کا باعث بنتے اور شیطان کی دراندازیوں کے لیے دروازہ کھولتے ہیں۔
- غیر شادی شدہ رہنا بعض اوقات ناجائز تعلقات، غلط فہمیوں، تہمتوں اور معاشرتی بے قاعدگیوں کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لیے مسلمان معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ نکاح کو آسان بنایا جائے، غیر ضروری رکاوٹیں ختم کی جائیں، اور لوگوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ نکاح صرف فرد کی ذاتی ضرورت نہیں بلکہ پورے معاشرے کی اخلاقی حفاظت کا ذریعہ ہے۔
- ان آیات میں کہا گیا ہے بے نکاح مردوں اور عورتوں، خصوصاً صالح غلاموں اور باندیوں کے نکاح کا انتظام کیا جائے۔ اس حکم کا مقصد صرف ایک سماجی رسم پوری کرنا نہیں، بلکہ معاشرے میں پاکیزگی، عفت، ذمہ داری اور خاندانی استحکام کو فروغ دینا ہے
- اسلام یہ چاہتا ہے کہ فطری جذبات کو دبایا نہ جائے اور نہ ہی انہیں بے راہ روی کے لیے کھلا چھوڑا جائے، بلکہ نکاح کے محفوظ، باوقار اور ذمہ دارانہ نظام کے اندر رکھا جائے۔ اسی لیے غربت کو نکاح کی راہ میں بنیادی رکاوٹ نہیں بنایا گیا، بلکہ اللہ کے فضل پر اعتماد کی تعلیم دی گئی ہے، تاکہ معاشرہ زنا، بے حیائی، تنہائی، استحصال اور اخلاقی انتشار سے محفوظ رہے۔
- آج کل نکاح کے راستے میں دو بڑی رکاوٹیں ہیں 1) مالی خوف، 2) معاشرتی رسم ورواج
- **مالی خوف**: لڑکا یا لڑکی جب نکاح کے قابل ہوتے ہیں تو گھروں میں سب سے پہلے اخراجات کا سوال اٹھتا ہے۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

- **مالی خوف**: لڑکے کے بارے میں یہ سوچا جاتا ہے کہ جب تک وہ مکمل طور پر کمانے کے قابل نہ ہو، اس کا نکاح مناسب نہیں۔ والدین کو اندیشہ ہوتا ہے کہ بیوی اور آئندہ بچوں کی ذمہ داری وہ کیسے اٹھائے گا۔ اگر مشترکہ خاندان ہو تو یہ فکر بھی ہوتی ہے کہ نئی آنے والی لڑکی دوسروں پر بوجھ نہ بن جائے
- اسی طرح لڑکی کے گھر والے بھی ایسے لڑکے کو رشتہ دینے سے گھبراتے ہیں جو ابھی مستحکم روزگار نہ رکھتا ہو۔ یہ احتیاط اپنی جگہ قابلِ فہم ہے، مگر جب یہ خوف حد سے بڑھ جائے تو نکاح غیر ضروری طور پر مؤخر ہوتا چلا جاتا ہے۔
- **معاشرتی رسوم رواج**: دوسری طرف برادری، خاندان اور قبیلے کے رسم و رواج شادی کو مزید مشکل بنا دیتے ہیں۔ مہنگی تقریبات، جہیز، دکھاوا، معیارِ زندگی کا مقابلہ، اور لوگوں کی باتوں کا خوف نکاح کو آسان عمل کے بجائے بوجھ بنا دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سے نوجوان نکاح کے قابل ہونے کے باوجود دیر تک غیر شادی شدہ رہتے ہیں۔ اسلام نکاح کو آسان بنانا چاہتا ہے تاکہ پاکیزہ معاشرہ قائم ہو، مگر ہماری غیر ضروری معاشرتی پابندیاں اس مقصد کے راستے میں رکاوٹ بن جاتی ہیں۔

سورۃ النور پارٹ 1 میں "ہمارے معاشرے میں نکاح کو مشکل بنانے والے عوامل" پر تفصیلی ضمیمہ ملاحظہ کریں

- اسی طرح بعض مسلمان معاشروں میں بیوگان کے نکاح کو معیوب سمجھا جاتا ہے (ہندو معاشرے کے زیرِ اثر)۔ ان سب مفاسد کی کوئی مذہبی اور اخلاقی حیثیت نہیں، انھیں اپنی زندگیوں سے خارج کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- اسلام نے صرف آزاد افراد ہی نہیں بلکہ غلاموں اور لونڈیوں کے لیے بھی، اگر وہ اخلاقی اور جسمانی طور پر ازدواجی ذمہ داریاں نبھانے کے اہل ہوں، نکاح کی ترغیب دی تاکہ وہ بھی پاکیزہ اور باوقار زندگی گزار سکیں۔

نکاح بیوگان — اسلامی معاشرت

- حضرت اَسماءِ بنت عُمَیس رضی اللہ عنہا — بالکل ابتدائی طور پر ایمان لانے والے چند افراد میں (ذات الھجرتین بھی)
- آپؓ کا پہلا نکاح حضرت جعفر بن ابی طالبؓ سے ہوا۔ وہ ان کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئیں، جہاں ان کے ہاں عبداللہ، محمد اور عون پیدا ہوئے۔ حضرت جعفرؓ جنگِ موتہ میں شہید ہوگئے تو آپ بیوہ ہو گئیں
- حضرت جعفرؓ کی شہادت کے بعد ان کا نکاح حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ہوا۔ ان سے حضرت محمد بن ابی بکرؓ پیدا ہوئے
- ابو بکرؓ کی وفات کے بعد آپؓ پھر بیوہ ہو گئیں اور آپ نے تیسرا نکاح حضرت علی بن ابی طالبؓ سے کیا

- حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیلؓ (حضرت سعید بن زیدؓ، جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، کی بہن تھیں)
- پہلا نکاح - حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے صاحبزادے تھے، سے ہوا (جو غزوۂ طائف میں زخمی ہو کر بعد میں اسی زخم کے سبب 11 ہجری میں شہید ہوئے)
- دوسرا نکاح ۔ حضرت زید بن خطابؓ (برادر حضرت عمر بن خطابؓ) سے کیا جو جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے
- تیسرا نکاح - حضرت عمر بن خطابؓ سے ہوا — حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد وہ پھر بیوہ ہوئیں۔
- چوتھا نکاح - حضرت زبیر بن عوامؓ سے ہوا، ان کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ نے نکاح کا پیغام دیا، مگر حضرت عاتکہؓ نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ آپ بھی قتل کر دیے جائیں گے، اس لیے انہوں نے نکاح قبول نہیں کیا

وَلۡيَسۡتَعۡفِفِ الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغۡنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِمَّا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ فَكَاتِبُوۡهُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا‌ ‌ۖ وَّاٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اٰتٰٮكُمۡ

- **نکاح رزق میں اضافے کا سبب:** اسلام نے نکاح کو تنگدستی کا سبب نہیں بلکہ رزق میں وسعت کا ذریعہ بتایا ہے۔ اگر کوئی شخص پاکدامنی اور عفت کی نیت سے نکاح کرتا ہے تو اسے اللہ کے فضل پر بھروسہ رکھنا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی مدد فرماتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا کہ تین لوگوں کی مدد اللہ کے ذمہ ہے: پاکدامنی کے لیے نکاح کرنے والا، آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا غلام، اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔
- اللہ تعالیٰ کے وعدے اور اس کے کرم پر اعتماد ایک مومن کی سب سے بڑی دولت ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ عقد نکاح کے بعد میاں بیوی اس انتظار میں بیٹھ جائیں کہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہن برسنا شروع ہو جائے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ غریب لوگ اس بات پر اطمینان رکھیں کہ نکاح فقر میں اضافہ نہیں کرتا بلکہ خدا کے رزق و فضل میں اضافہ کرتا ہے
- **نکاح کی عدم مقدرت کی صورت:**
- اسلام معاشرے کو حکم دیتا ہے کہ نکاح کو آسان، سادہ اور کم خرچ بنایا جائے تاکہ غربت یا جہیز جیسی رکاوٹیں شادی میں حائل نہ ہوں۔ لیکن اگر کوئی شخص وقتی طور پر نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو یہ اس کے لیے بدکاری کا عذر ہر گز نہیں ہے، بلکہ اسے صبر اور پاکدامنی اختیار کرنی چاہیے:
- آپ ﷺ نے فرمایا "نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو، اسے نکاح کر لینا چاہیے؛ کیونکہ نکاح نگاہ کو زیادہ جھکانے والا اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے۔ اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے روزہ رکھنا چاہیے؛ کیونکہ روزہ اس کے لیے خواہش کو قابو میں رکھنے کا ذریعہ ہے"[يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ؛ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ[(بخاری و مسلم)

وَ الَّذِیۡنَ یَبۡتَغُوۡنَ الۡکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ فَکَاتِبُوۡہُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِیۡہِمۡ خَیۡرًا ٭ۖ وَّ اٰتُوۡہُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیۡۤ اٰتٰىکُمۡ ؕ وَ لَا تُکۡرِہُوۡا فَتَیٰتِکُمۡ عَلَی الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا لِّتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ؕ وَ مَنۡ یُّکۡرِہۡہُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنۡۢ بَعۡدِ اِکۡرَاہِہِنَّ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۳﴾

- **مکاتبت اور اس کا حکم** : مکاتبت کا لغوی معنی "لکھا پڑھی" ہے، مگر فقہی اصطلاح میں اس سے مراد وہ معاہدہ ہے جس میں غلام اپنے آقا سے طے شدہ معاوضہ ادا کر کے آزادی حاصل کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ جب آقا اس درخواست کو قبول کر لے، رقم، مدت اور ضروری شرائط طے ہو جائیں اور معاہدہ لکھ لیا جائے تو اسے **معاہدۂ مکاتبت** کہا جاتا ہے۔
- اسلام نے غلاموں کی آزادی کے لیے جو آسانیاں پیدا کی ہیں ان ہی میں سے مکاتبت بھی ہے، جس غلام کو یہ حق دیا جاتا ہے اسے مکاتب کہتے ہیں۔ اور جو وہ معاوضہ ادا کرتا ہے اسے زرِ مکاتبت کہتے ہیں۔ اس معاہدہ کے طے ہو جانے کے بعد اگر مدت مقررہ کے اندر غلام زرِ مکاتبت ادا کر دے تو اس کے آقا کو اس کی آزادی کے راستے میں کوئی رکاوٹ کھڑی کرنے کا حق نہیں ہے۔ وہ نہ اسے کام سے روک سکتا ہے اور نہ معاوضہ کی پیشکش کے وقت معاوضہ قبول کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا کرے تو مکاتب کو عدالت میں جانے کا حق حاصل ہے۔
- مکاتبت کی بہت زیادہ فقہی تفصیلات کتبِ فقہ میں آئی ہیں لیکن چونکہ عصرِ حاضر میں غلامی کا ادارہ عملاً باقی نہیں رہا، اس لیے مکاتبت کی فقہی تفصیلات آج کے عملی احکام کے بجائے زیادہ تر تاریخی اور تفسیری اہمیت کی حامل ہیں
- **عفت کا تحفظ اور جنسی استحصال کی سخت ممانعت**: اس آیت کے آخر میں سختی سے منع کیا گیا ہے کہ لونڈیوں یا زیرِ دست عورتوں کو دنیاوی فائدے کے لیے بدکاری پر مجبور کیا جائے۔ یہ حکم اس جاہلی رسم کی تردید ہے جس میں بعض لوگ اپنی لونڈیوں سے ناجائز کمائی کرواتے تھے۔ آیت واضح کرتی ہے کہ عورت کی عفت، رضامندی اور عزت کا تحفظ ضروری ہے، اور کسی بھی قسم کا جنسی استحصال حرام ہے۔ اگر کسی عورت کو زبردستی اس گناہ پر مجبور کیا جائے تو اصل گناہ مجبور کرنے والے پر ہے، جبکہ مجبور عورت کے لیے اللہ غفور و رحیم ہے۔

سورۃ النور آیت 32 اور 33 - معاشرتی احکام

بے نکاح افراد کے نکاح کی ترغیب	معاشرے کو حکم دیا گیا کہ جو مرد و عورت نکاح کے قابل ہوں، ان کے نکاح کا اہتمام کیا جائے۔
غربت کو نکاح کی مستقل رکاوٹ نہ بنانا	فرمایا گیا کہ اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا؛ یعنی پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرنے والے کو اللہ کے فضل پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔
صالح غلاموں / لونڈیوں کے نکاح کی ترغیب	اس زمانے کے معاشرتی نظام کے مطابق زیرِ دست افراد کو بھی نکاح کے حق سے محروم نہ رکھا گیا، بشرطیکہ وہ ازدواجی ذمہ داری نبھانے کے اہل ہوں۔
عدم استطاعتِ نکاح میں پاکدامنی اختیار کرنا	جو شخص فوری طور پر نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو، اسے بے راہ روی کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے صبر، عفت اور ضبطِ نفس کی زندگی گزارنی چاہیے۔
معاہدۂ مکاتبت کی ترغیب	غلام اگر آزادی حاصل کرنے کے لیے مناسب معاہدہ کرنا چاہے اور اس میں بھلائی دیکھی جائے تو اس کی مدد کی جائے (تاریخی و تفسیری پس منظر)
بدکاری پر مجبور کرنے کی سخت ممانعت	یہاں واضح قرآن حکم- دنیاوی فائدے کے لیے عورتوں کا جنسی استحصال حرام ہے۔

وَلَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَ مَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ (۳۴)

وَلَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ - اور بلاشبہ یقیناً ہم نے نازل کیں تمہاری طرف

اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ - واضح آیات

مُبَيِّنٰت : کھول کر بیان کرنے والی، واضح، کھلی

وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيۡنَ - اور کچھ حال ان لوگوں کا جو

مَثَلًا : مثال (مَثَل کا بنیادی معنی کسی چیز کی ایسی صورت، حالت جو کسی دوسری بات کو سمجھانے کے لیے سامنے رکھی جائے

خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ - گزر چکے تم سے پہلے

خَلَا يَخۡلُوۡ ، خُلُوًّا و خَلَآءً : گزرنا

وَ مَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ - اور نصیحت متقین کے لیے

مَوۡعِظَة : نصیحت

ہم نے صاف صاف ہدایت دینے والی آیات تمہارے پاس بھیج دی ہیں، اور ان قوموں کی عبرتناک مثالیں بھی ہم تمہارے سامنے پیش کر چکے ہیں جو تم سے پہلے ہو گزری ہیں، اور وہ نصیحتیں ہم نے کر دی ہیں جو ڈرنے والوں کے لیے ہوتی ہیں

Verily We have sent down for you revelations which clearly expound true guidance, and examples of those who passed away before you, and an admonition for those who fear (Allah).

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ (۳۴)

ایک تنبیہ

- یہ اسی طرح کی تنبیہ ہے جس طرح کی تنبیہ اس سورۃ میں بار بار آئی ہے (اور آگے سورت میں بھی آئے گی)
- یہ آیتِ کریمہ دراصل اس پورے سلسلۂ ہدایات کا خلاصہ اور اختتامی تنبیہ ہے جو آغازِ سورت سے یہاں تک بیان ہوا ہے
- اس سے پہلے زنا، قذف، لعان، تہمت، فواحش کی اشاعت، غضِ بصر، حفظِ فروج، پردے کے حدود، نکاح کی ترغیب، مکاتبت، اور عورتوں کے جنسی استحصال کی ممانعت جیسے اہم معاشرتی احکام بیان کیے گئے
- ان سب کو اللہ تعالیٰ نے "واضح آیات" قرار دیا، یعنی ایسی ہدایات جن میں حق و باطل اور پاکیزہ و ناپاک طرزِ زندگی کا فرق صاف کر دیا گیا ہے
- اس کے بعد فرمایا گیا کہ پچھلی قوموں کی مثالیں بھی تمہارے سامنے رکھ دی گئی ہیں، تاکہ تم عبرت حاصل کرو اور وہی غلط راستہ اختیار نہ کرو جس نے پہلے معاشروں کو اخلاقی تباہی تک پہنچایا
- گویا یہ آیت مسلمانوں کو متنبہ کرتی ہے کہ ان احکام کو صرف پڑھنا کافی نہیں، بلکہ انہیں انفرادی زندگی، خاندانی نظام اور اجتماعی معاشرت میں نافذ کرنا ضروری ہے۔ جو قوم قرآن کی تلاوت تو کرے مگر اس کی اخلاقی ہدایات کو نظرانداز کرے، وہ دراصل خود اپنے معاشرے کو اسی فساد کی طرف دھکیلتی ہے جس سے قرآن بچانا چاہتا ہے

اضافی مواد

Reference Material

اسلام میں خلوت (پرائیویسی) کے حق کا تحفظ

- اسلام ایک جامع دین ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کو محیط ہے۔ اسلام انسان کی عزت، گھر کی حرمت اور ذاتی زندگی کے احترام کو بڑی اہمیت دیتا ہے۔ جدید دنیا میں جہاں پرائیویسی ایک بنیادی انسانی حق تسلیم کی جاتی ہے، اسلام نے ڈیڑھ ہزار سال قبل ہی اس حق کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ اس کے تحفظ کے لیے واضح احکامات بھی نازل فرمائے۔ خلوت کا مطلب ہے وہ ذاتی فضا جس میں انسان آزادی کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکے اور دوسروں کی مداخلت سے محفوظ رہے۔
- **اسلامی نقطہ نظر سے پرائیویسی کی اقسام**: اسلام نے پرائیویسی کو کئی پہلوؤں سے محفوظ کیا ہے جس میں گھریلو پرائیویسی، جسمانی پرائیویسی، خط و کتابت کی پرائیویسی اور راز کی حفاظت شامل ہیں
- **گھر کی حرمت**: کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا، اچانک جھانکنا، یا اندرونی حالات معلوم کرنے کی کوشش کرنا اسلامی آداب کے خلاف ہے۔ گھر انسان کی خلوت، آرام، اہلِ خانہ اور نجی زندگی کا مرکز ہے؛ اس لیے اسلام نے اس کی حدیں محفوظ کی ہیں
- **اجازت اور سلام کا ادب**: قرآن نے حکم دیا کہ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لی جائے اور سلام کیا جائے۔ یہ صرف رسمی عمل نہیں بلکہ اس بات کا اظہار ہے کہ انسان دوسرے کی عزت اور آرام کا احترام کرتا ہے۔ اگر اجازت نہ ملے تو ناراض ہونے کے بجائے واپس لوٹ جانا چاہیے، کیونکہ ہر شخص کو اپنی نجی مصروفیت اور آرام کا حق حاصل ہے
- **خط و کتابت کی پرائیویسی**: اسلام نے خط و کتابت اور ذاتی پیغامات کی حفاظت کو پرائیویسی کے حق کا ایک اہم حصہ قرار دیا ہے۔ کسی کے خطوط، ای میلز، موبائل پیغامات یا ذاتی گفتگو کو بغیر اجازت پڑھنا در اصل اس کی نجی زندگی میں مداخلت، تجسس اور امانت کی خلاف ورزی ہے۔ اسی لیے اسلامی تعلیمات انسان کی عزت، راز داری اور ذاتی حدود کے احترام کا حکم دیتی ہیں، تاکہ معاشرے میں اعتماد، حیا اور باہمی احترام قائم رہے

اسلام میں خلوت (پرائیویسی) کے حق کا تحفظ

- **جسمانی پرائیویسی:** ستر کی حفاظت فرض ہے اور دوسروں کی پردہ پوشی واجب ہے۔ غسل خانے یا بند کمرے میں جھانکنا حرام ہے۔
- **تجسس کی ممانعت:** اسلام نے بدگمانی، ٹوہ لگانے، جاسوسی کرنے اور لوگوں کی پوشیدہ باتیں تلاش کرنے سے منع کیا ہے۔ کسی کی ذاتی کمزوری، گھریلو معاملہ، مالی حالت، ازدواجی زندگی یا نجی گفتگو کو کریدنا اسلامی اخلاق نہیں۔ معاشرے کی پاکیزگی صرف گناہوں کو روکنے سے نہیں بلکہ لوگوں کی عزت بچانے سے بھی قائم رہتی ہے۔ (یہ آیت ذہنی اور معلوماتی پرائیویسی کا اعلان ہے)
- **گھر کے اندر بھی پرائیویسی:** اسلامی آداب صرف باہر والوں کے لیے نہیں، گھر کے افراد کے لیے بھی ہیں۔ بچوں، خادموں اور اہلِ خانہ کو بھی مخصوص اوقات میں اجازت لے کر داخل ہونے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام گھر کے اندر بھی حیا، نظم اور شخصی احترام قائم کرنا چاہتا ہے۔
- **خلوت اور اخلاقی ذمہ داری:** پرائیویسی کا مطلب یہ نہیں کہ انسان گناہ کو اپنا حق سمجھ لے۔ اسلام ایک طرف دوسروں کو تجسس سے روکتا ہے، دوسری طرف ہر فرد کو اللہ کے سامنے جواب دہ بناتا ہے۔ یعنی معاشرہ کسی کی نجی زندگی میں بلاوجہ مداخلت نہ کرے، اور فرد اپنی خلوت کو پاکیزہ رکھے۔

احادیثِ نبوی ﷺ میں رہنمائی

- نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکے، ان کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔" (بخاری و مسلم)۔ یہ حدیث بتاتی ہے کہ اسلام میں پرائیویسی کی خلاف ورزی کتنا سنگین جرم ہے
- ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کی عزت، مال اور خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔" اس میں ذاتی رازوں کی حفاظت بھی شامل ہے۔

اسلام میں خلوت (پرائیویسی) کے حق کا تحفظ

دورِ حاضر میں پرائیویسی - اسلامی ہدایت کی روشنی میں

- آج کے ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا، موبائل فون اور انٹرنیٹ نے پرائیویسی کو نئے خطرات سے دوچار کر دیا ہے
- اسلامی اصول اس ضمن میں بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ کسی کی تصویر یا ویڈیو بغیر اجازت شیئر کرنا، پرائیویٹ گفتگو کو عام کرنا، یا کسی کی نجی معلومات آگے پھیلانا - یہ سب وہی اخلاقی جرائم ہیں جن سے اسلام نے سختی سے روکا ہے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ ڈیجیٹل دنیا میں بھی اسلامی آداب کا پاس رکھے

○ اسلام نے پرائیویسی کو محض قانونی حق نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور ایمانی فریضہ قرار دیا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی اور دوسروں کی پرائیویسی کا احترام کرے۔ یہ احترام ہی وہ بنیاد ہے جس پر اسلامی معاشرت کی عمارت استوار ہوتی ہے

ایک ایسا معاشرہ جہاں اعتماد، امانت اور باہمی احترام ہو۔ آج کی دنیا کو جدید قوانین سے زیادہ انہی ابدی اسلامی اقدار کی ضرورت ہے

شرعی و فقہی اصطلاحات (آیات 27 تا 34)

مختصر تعریف	اصطلاح
کسی کے گھر، کمرے یا نجی دائرے میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنا؛ یہ اسلامی آدابِ معاشرت اور حقِ پرائیویسی کی بنیادی تعلیم ہے۔	اِسْتِئْذَان (Seeking Permission)
شرعی پردہ اور باوقار حد بندی، جس کے ذریعے جسم، زینت اور سماجی اختلاط کو اسلامی حدود میں رکھا جاتا ہے	حجاب Modest Covering / Veil
چہرے کو ڈھانپنے والا پردہ؛ فقہا کے ہاں اس کے حکم میں اختلاف ہے، مگر اسے حیا اور احتیاط کا ایک طریقہ سمجھا گیا ہے۔	نقاب (Face Veil)
گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنی آمد کا احساس دلانا، سلام کرنا، یا اجازت لے کر اطمینان حاصل کرنا کہ داخلہ مناسب ہے۔	اِسْتِیناس (Seeking Familiarity / Announcing Presence)
جسم کے ان حصوں کو ڈھانپنا جن کا ظاہر کرنا شرعاً ممنوع ہے؛ نیز دوسروں کی کمزوریوں اور رازوں کو چھپانا بھی اس میں شامل ہے۔	ستر (Covering Concealment)
نگاہ کو حرام، شہوت انگیز یا غیر ضروری دیکھنے سے روکنا؛ یہ دل، کردار اور معاشرتی پاکیزگی کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔	غضِّ بصر (Lowering the Gaze)

شرعی و فقہی اصطلاحات (آیات 27 تا 34)

اصطلاح	مختصر تعریف
حفظِ فروج (Guarding Chastity)	شرم گاہوں اور جنسی پاکیزگی کی حفاظت کرنا؛ یعنی زنا، بے حیائی اور جسمانی بے پردگی سے بچنا۔
حرمتِ مسکن (Sanctity of Home)	کسی کے گھر یا ذاتی رہائش کی حرمت؛ بغیر اجازت داخل ہونا، جھانکنا یا مداخلت کرنا شرعاً ممنوع ہے۔
زینت)Adornment / Beauty(	وہ زیب و آرائش، لباس، زیور یا جسمانی حسن جو انسان کو نمایاں کرتا ہے؛ اسلام اسے مناسب حدود میں رکھنے کا حکم دیتا ہے۔
خُمُر (Head-coverings)	خمار کی جمع ہے، یعنی سر ڈھانپنے والی اوڑھنی؛ سورۃ النور میں اسے سینے پر ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے۔
محارم) Non-marriageable Kin(	وہ قریبی رشتہ دار جن سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے؛ ان کے سامنے پردے کے احکام میں نسبتاً آسانی ہوتی ہے۔
بُعُوْلَه (Husbands)	بعل کی جمع ہے، یعنی شوہر؛ قرآن میں اس سے مراد عورتوں کے خاوند ہیں جن سے ازدواجی تعلق شرعاً قائم ہے۔

شرعی و فقہی اصطلاحات (آیات 27 تا 34)

اصطلاح	مختصر تعریف
عورات النساء *Private Aspects of Women*	عورتوں کے وہ پوشیدہ جسمانی یا جنسی پہلو جن کا شعور بالغ یا قریب البلوغ افراد کو ہوتا ہے؛ ان سے پردہ لازم ہے
تبرّج / اظہارِ مخفی زینت) Displaying Hidden Adornment(	اپنی زینت، حسن یا جسمانی کشش کو غیر محرموں کے سامنے نمایاں کرنا؛ اسلام اسے حیا کے خلاف رویہ قرار دیتا ہے
اِنْکَاح *(Arranging Marriage)*	نکاح کروانا یا نکاح کا شرعی عقد قائم کرنا؛ اس میں ولی، گواہ، ایجاب و قبول اور مہر جیسے بنیادی عناصر شامل ہیں
استعفاف *(Seeking Chastity)*	نکاح کی استطاعت نہ ہونے پر اپنے نفس کو حرام سے بچانا اور پاک دامنی اختیار کرنا۔
مکاتبت Contract of Manumission	غلام یا باندی سے آزادی کے لیے مالی معاہدہ کرنا؛ ادائیگی کے بعد اسے آزادی حاصل ہو جاتی تھی۔
إماء / فتیات)Female Slaves / Maidservants(	إماء باندیوں کے لیے اور فتیات نوجوان عورتوں یا باندیوں کے لیے آتا ہے؛ قرآن نے ان کے حقوق اور عزت کی حفاظت کی۔

شرعی و فقہی اصطلاحات (آیات 27 تا 34)

مختصر تعریف	اصطلاح
زنا، بدکاری یا جنسی استحصال، خاص طور پر کسی عورت یا باندی کو مالی فائدے کے لیے بدکاری پر مجبور کرنا۔	بغاء)Prostitution / Sexual Exploitation(
پاک دامنی اختیار کرنا اور اپنے آپ کو زنا، بے حیائی اور جنسی استحصال سے محفوظ رکھنا۔	تَحَصُّن Chastity / Seeking) (Protection
کسی کو اس کی مرضی کے خلاف زبردستی کسی کام پر مجبور کرنا؛ اسلام میں ظلم اور ناجائز دباؤ کی صورت ہے۔	إِكْرَاه (Coercion / Compulsion)
ایسے مرد جن میں عورتوں کی طرف جنسی رغبت یا شہوانی دلچسپی نہ ہو؛ اس حکم کا اطلاق احتیاط اور حالات کے لحاظ سے کیا جاتا ہے۔	غیر اولی الإربة (Men without Sexual Desire)

اسلام میں محارم رشتے

- محرم وہ رشتہ ہے جس سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو، مثلاً ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ وغیرہ
- یہ حرمت تین بنیادوں پر آتی ہے: نسب، رضاعت، اور مصاہرت۔
- نسبی تعلق (Blood relation): وہ خونی رشتے جو پیدائش اور خاندان کے ذریعے قائم ہوتے ہیں، جیسے ماں، باپ، بہن، بھائی، بیٹی، بیٹا وغیرہ۔
- رضاعت کا تعلق ((Milk relation : بچپن میں کسی عورت کا دودھ پینے سے قائم ہونے والا شرعی رشتہ، جس کی وجہ سے بعض رشتے نسبی رشتوں کی طرح محرم بن جاتے ہیں۔
- مصاہرت ((Marriage relation / In-laws: نکاح کے ذریعے قائم ہونے والے رشتے، جیسے ساس، سسر، بہو، داماد، سوتیلی ماں یا سوتیلی بیٹی وغیرہ
- ہر حرام نکاح والا رشتہ محرم نہیں ہوتا: مثلاً سالی سے نکاح اس وقت حرام ہے جب اس کی بہن نکاح میں ہو، مگر سالی محرم نہیں ہوتی۔ اسی طرح شادی شدہ عورت، عدت والی عورت، یا بیوی کی پھوپھی/خالہ کو بیوی کے ساتھ نکاح میں جمع کرنا حرام ہے، مگر یہ رشتے محرم نہیں بن جاتے۔
- صرف گود لینا محرم نہیں بناتا: کسی بچے کو گود لینے سے وہ شرعی محرم نہیں بنتا، جب تک رضاعت یا کوئی اور شرعی محرمیت کا سبب نہ ہو۔

اسلام میں محارم رشتے

نسب (خون) کے رشتے

تفصیل	رشتہ
سگی ماں، دادی، نانی (اوپر تک)	ماں
سگی بیٹی، پوتی، نواسی (نیچے تک)	بیٹی
سگی، ماں شریک، باپ شریک	بہن
باپ کی بہن (اور اوپر کی پھوپھیاں)	پھوپھی
ماں کی بہن (اور اوپر کی خالائیں)	خالہ
بھائی کی بیٹی (نیچے تک)	بھتیجی
بہن کی بیٹی (نیچے تک)	بھانجی

رضاعت (دودھ شریک) کے رشتے

تفصیل	رشتہ
وہ عورت جس نے کم از کم پانچ بار دودھ پلایا	رضاعی ماں
ایک ہی دودھ پینے والی	رضاعی بہن
جسے خود دودھ پلایا	رضاعی بیٹی
رضاعی والد/والدہ کی بہن	رضاعی پھوپھی/ خالہ

اسلام میں محارم رشتے

مصاہرت (سسرال) کے رشتے

رشتہ	تفصیل
ساس/ نانی ساس	بیوی کی ماں - نکاح سے ہی حرام (وطی شرط نہیں)
بہو/ پوتی بہو	بیٹے، پوتے، نواسے کی بیوی
سوتیلی ماں	باپ کی بیوی - مطلقاً حرام
ربیبہ (سوتیلی بیٹی)	بیوی کی پچھلے شوہر سے بیٹی - جب کہ بیوی سے خلوت ہو چکی ہو

عارضی حرمت (محرم نہیں، لیکن وقتی طور پر نکاح حرام)

رشتہ	تفصیل
دو سگی بہنیں بیک وقت	ایک طلاق یا وفات کے بعد دوسری سے نکاح جائز
عدت والی عورت	عدت ختم ہونے پر نکاح جائز
غیر مسلم عورت (مشرکہ)	اسلام قبول کرنے پر جائز
چوتھی بیوی کے ہوتے پانچویں	ایک طلاق یا وفات کے بعد جائز

اسلام میں سدّ ذرائع کا اصول

- **سدّ ذرائع کا مطلب** ہے: ایسے راستوں، اسباب یا ذرائع کو روک دینا جو بظاہر جائز ہوں، لیکن غالب امکان ہو کہ وہ کسی حرام، فساد یا اخلاقی خرابی تک پہنچا دیں گے۔ اسے blocking the means to harm/evil کہا جا سکتا ہے۔
- **اصول کا بنیادی تصور**: اسلام صرف برائی کے آخری مرحلے کو حرام نہیں کرتا، بلکہ ان راستوں کو بھی بند کرتا ہے جو انسان کو آہستہ آہستہ گناہ تک لے جاتے ہیں۔ اسی لیے قرآن نے بعض مقامات پر صرف "زنا نہ کرو" نہیں فرمایا بلکہ "زنا کے قریب بھی نہ جاؤ" کہا؛ یعنی وہ ماحول، تعلقات، نگاہیں، گفتگو اور مواقع بھی روکے گئے جو اس گناہ کا سبب بن سکتے ہیں۔
- **قرآن سے مثالیں**: قرآن میں کئی احکام سدّ ذرائع کی حکمت پر مبنی ہیں۔ مثلاً مردوں اور عورتوں کو غضِ بصر کا حکم دیا گیا تاکہ بے قابو نگاہ دل کی خرابی اور پھر عملی گناہ کا ذریعہ نہ بنے۔ گھروں میں داخلے سے پہلے استئذان کا حکم دیا گیا تاکہ لوگوں کی خلوت، پردہ اور گھریلو عزت محفوظ رہے۔ اسی طرح دوسروں کے معبودوں کو برا کہنے سے بھی روکا گیا، کیونکہ اس کے جواب میں وہ نادانی سے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کر سکتے تھے۔
- **سورۃ النور کے احکام میں سدّ ذرائع**: سورۃ النور میں زنا، تہمت، بے حیائی کی اشاعت، بدنگاہی، پردہ، نکاح کی ترغیب اور اجازت کے آداب جیسے احکام ایک ہی اخلاقی نظام کا حصہ ہیں۔ ان سب کا مقصد یہ ہے کہ معاشرے میں فحاشی، بدگمانی، تہمت، ناجائز تعلقات اور خاندانی انتشار کے راستے بند کیے جائیں۔ اسلام فرد کو بھی پاکیزہ بناتا ہے اور ماحول کو بھی محفوظ کرتا ہے۔
- **سدّ ذرائع کا مقصد**: اس اصول کا مقصد سختی پیدا کرنا نہیں، بلکہ انسان، خاندان اور معاشرے کو بڑے نقصان سے بچانا ہے۔ بہت سی برائیاں اچانک نہیں ہوتیں، وہ چھوٹے چھوٹے قدموں، عادتوں، ماحول، بے احتیاطی اور کمزور حدود سے شروع ہوتی ہیں۔ اسلام ان ابتدائی اسباب کو سنجیدگی سے لیتا ہے تاکہ گناہ کے امکانات کم ہوں۔

اسلام میں سدّ ذرائع کا اصول

- **چند عملی مثالیں:** غیر محرم کے ساتھ بلا ضرورت تنہائی سے بچنا، بے مقصد آزادانہ میل جول کو محدود رکھنا، فحش مواد سے دور رہنا، لوگوں کی نجی باتیں نہ کریدنا، کسی کی تصویر یا پیغام بغیر اجازت نہ پھیلانا، اور شادی کو غیر ضروری اخراجات سے مشکل نہ بنانا - یہ سب سدّ ذرائع کی عملی صورتیں ہیں۔ ان میں اصل مقصد انسان کی عزت، عفت، اعتماد اور معاشرتی سکون کا تحفظ ہے
- **اس اصول کی حدود:** سدّ ذرائع کا مطلب یہ نہیں کہ ہر معمولی اندیشے پر جائز چیز کو حرام قرار دے دیا جائے۔ یہ اصول وہاں لاگو ہوتا ہے جہاں کسی عمل سے فساد کا خطرہ واضح، غالب یا معروف ہو۔ اگر صرف وہم، بدگمانی یا غیر معقول خوف ہو تو اس بنیاد پر لوگوں پر غیر ضروری پابندیاں لگانا درست نہیں۔ شریعت توازن رکھتی ہے: نہ بے لگام آزادی دیتی ہے، نہ بے بنیاد تنگی پیدا کرتی ہے۔
- **آج کے دور میں اہمیت:** موجودہ دور میں سوشل میڈیا، موبائل فون، نجی چیٹس، تصاویر، ویڈیوز اور آن لائن تعلقات نے بہت سے نئے راستے کھول دیے ہیں۔ سدّ ذرائع کا اصول ہمیں سکھاتا ہے کہ صرف "گناہ نہ کرو" کافی نہیں، بلکہ ان ماحولوں اور عادتوں سے بھی بچو جو گناہ، تہمت، فتنہ یا کسی کی عزت کو نقصان پہنچانے کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔

☛ سدّ ذرائع اسلام کا ایک حکیمانہ اصول ہے جس کے ذریعے شریعت برائی کے دروازے بند کرتی اور خیر، عفت، امانت، حیا اور معاشرتی پاکیزگی کے راستے کھولتی ہے۔ یہ اصول انسان کو گناہ کے آخری قدم سے پہلے ہی روک لیتا ہے، تاکہ فرد بھی محفوظ رہے، خاندان بھی مضبوط رہے، اور معاشرہ بھی اخلاقی انتشار سے بچا رہے۔

ستر اور لباس کے شرعی اصول

- اسلام میں لباس صرف جسم ڈھانپنے کا ذریعہ نہیں بلکہ حیا، وقار، پاکیزگی اور اخلاقی تحفظ کا حصہ ہے۔ قرآن نے لباس کو انسان کے لیے زینت بھی کہا اور ستر پوشی کا ذریعہ بھی؛ اس لیے اسلامی لباس کا مقصد انسان کو باوقار بنانا، بے حیائی سے بچانا اور معاشرے میں پاکیزہ ماحول قائم کرنا ہے۔

1. **ستر کا بنیادی تصور:** ستر سے مراد جسم کے وہ حصے ہیں جنہیں دوسروں کے سامنے ڈھانپنا شرعاً ضروری ہے۔ اسلام انسان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ اپنے جسم، عزت اور شخصیت کو عام نمائش کی چیز نہ بنائے۔ ستر کا حکم مرد اور عورت دونوں کے لیے ہے، اگرچہ دونوں کے حدود میں فقہی فرق پایا جاتا ہے
2. **لباس کا مقصد:** اسلامی لباس کا پہلا مقصد جسم کو مناسب طور پر ڈھانپنا ہے، دوسرا مقصد حیا اور وقار پیدا کرنا ہے، اور تیسرا مقصد معاشرے کو بے راہ روی، فتنہ اور غیر ضروری کشش سے بچانا ہے۔ اسی لیے لباس کو صرف فیشن، دکھاوے یا جسمانی نمائش کا ذریعہ بنانا اسلامی مزاج کے خلاف ہے
3. **لباس کی بنیادی شرائط:** شرعی اعتبار سے لباس ایسا ہونا چاہیے جو ستر کو واقعی ڈھانپے۔ وہ اتنا باریک نہ ہو کہ جسم نظر آئے، اتنا تنگ نہ ہو کہ جسم کی ساخت نمایاں ہو، اور ایسا نہ ہو جو انسان کو غیر ضروری شہرت، تکبر یا فتنہ کا سبب بنا دے۔ لباس صاف، باوقار، مناسب اور موقع و ماحول کے مطابق ہونا چاہیے
4. **مردوں کے لیے اصول:** مردوں کے لیے بھی حیا اور ستر کا حکم ہے۔ مرد کا لباس ایسا نہیں ہونا چاہیے جو بے حیائی، تکبر، عورتوں کی مشابہت، یا غیر ضروری نمائش کا سبب بنے۔ اسلام مرد کو بھی نگاہ، گفتگو، لباس اور طرزِ عمل میں وقار اور پاکیزگی کی تعلیم دیتا ہے؛ حیا صرف عورتوں کا حکم نہیں بلکہ مردوں کی بھی دینی ذمہ داری ہے

ستر اور لباس کے شرعی اصول

5. **عورتوں کے لیے اصول:** عورت کے لباس کے بارے میں اسلام نے خاص احتیاط کی تعلیم دی ہے، کیونکہ عورت کی زینت اور جسمانی ساخت معاشرتی اثرات رکھتی ہے۔ عورت کا لباس ایسا ہونا چاہیے جو ستر کو ڈھانپے، زینت کو غیر محرموں کے سامنے نمایاں نہ کرے، اور اسے باوقار و محفوظ بنائے۔ پردہ کا مقصد عورت کو قید کرنا نہیں بلکہ اس کی عزت، شخصیت اور معاشرتی تحفظ کو مضبوط بنانا ہے

6. **زینت اور نمائش میں فرق:** اسلام زینت کو مطلقاً منع نہیں کرتا؛ پاکیزہ لباس، صفائی، خوش سلیقگی اور جمال کو پسند کیا گیا ہے۔ لیکن زینت کو نامحرموں کے سامنے نمائش، کشش، فخر یا دعوتِ نظر کا ذریعہ بنانا درست نہیں۔ اصل فرق نیت، ماحول، مخاطب اور لباس کے اثرات سے سمجھا جاتا ہے

7. **سدّ ذرائع کے پہلو سے لباس:** لباس کے احکام میں سدّ ذرائع کا اصول بھی نمایاں ہے۔ اسلام صرف بدکاری سے نہیں روکتا بلکہ ان اسباب کو بھی محدود کرتا ہے جو بد نگاہی، فتنہ، ناجائز تعلقات یا بے حیائی کی فضا پیدا کریں۔ اسی لیے نگاہ، پردہ، خلوت، گفتگو، خوشبو، چال ڈھال اور لباس سب کو ایک ہی اخلاقی نظام میں رکھا گیا ہے

8. **لباس اور شخصیت کا تعلق:** لباس انسان کے اندرونی مزاج اور اخلاقی شعور کی علامت بھی بنتا ہے۔ ایک مسلمان کا لباس یہ پیغام دے کہ وہ اللہ کے حکم، اپنی عزت، دوسروں کے احساسات اور معاشرے کی پاکیزگی کا خیال رکھتا ہے۔ لباس میں سادگی، نفاست اور وقار مطلوب ہے؛ بے ڈھنگا پن بھی مناسب نہیں اور بے جا نمائش بھی درست نہیں

حیااور شخصیت سازی

حیا کیا ہے؟

- حیاایک ایسی فطری اور اخلاقی کیفیت ہے جو انسان کو برائی، بے حیائی اور غیر مناسب اعمال سے روکتی ہے۔ یہ ایک داخلی احساس ہے جو انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ، اپنے نفس اور دوسرے انسانوں کے سامنے شرم واحتیاط پیدا کرتا ہے
- حیا صرف لباس یا ظاہری وضع قطع تک محدود نہیں بلکہ یہ گفتگو، رویے، نظر اور طرزِ عمل میں بھی جھلکتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں حیا کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے اور اسے انسانی شخصیت کی خوبصورتی سمجھا جاتا ہے
- ایک باحیاانسان ہمیشہ اپنے اعمال کو پرکھتا ہے اور غلط راستے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ انسان کو اپنی نگاہ، زبان، لباس، رویےّ اور تعلقات میں توازن سکھاتی ہے۔ حیاانسان کو تکبر، بدتمیزی اور بے اعتدالی سے دور رکھتی ہے
- یہ معاشرتی تعلقات میں بھی توازن اور احترام پیدا کرتی ہے۔ حیادار انسان دوسروں کے جذبات کا خیال رکھتا ہے اور اپنی حدود سے تجاوز نہیں کرتا
- یہ صفت مرد و عورت دونوں کے لیے یکساں اہمیت رکھتی ہے۔ حیاانسان کو ذمہ دار اور باوقار بناتی ہے۔ معاشرے میں امن اور اخلاقی نظم کا قیام بھی حیا سے وابستہ ہے۔ حیاکے بغیر انسان اپنی اقدار اور وقار کھو بیٹھتا ہے۔
- اسی لیے اسلامی تربیت میں حیا کو ایمان، تقویٰ، عفت اور وقار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اس لیے کہ حیا دین کا محض حاشیہ نہیں بلکہ کردار سازی کا مرکزی ستون ہے

حیااور شخصیت سازی

اسلامی تعلیمات میں حیا کی اہمیت

- قرآن مجید میں سورہ النور میں مسلمان مردوں اور عورتوں کو اپنی نظریں نیچی رکھنے اور اپنی زینت کو غیر ضروری طور پر ظاہر نہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے، جو حیا کی بنیادی روح کو ظاہر کرتی ہے
- سورہ الاحزاب میں بھی مسلمان خواتین کو باوقار لباس اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ان کی عزت و پہچان محفوظ رہے
- صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نبی کریم ﷺ کا فرمان مروی ہے کہ "حیا ایمان کا حصہ ہے" (الحياءُ منَ الإيمانِ ، والإيمانُ في الجنَّةِ...)، جو اس بات کی دلیل ہے کہ حیا اور ایمان کا گہرا تعلق ہے
- ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں اور ان میں سب سے کم درجے کی شاخ حیا ہے، مگر پھر بھی اسے ایمان کا حصہ شمار کیا گیا۔ (الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ)- متفق علیہ
- رسول اللہ ﷺ نے حیا کو تمام تر بھلائیوں کا سرچشمہ قرار دیا ہے: "الحَيَاءُ لاَ يَأْتِي إِلاَّ بِخَيْرٍ" حیا صرف اور صرف بھلائی ہی لاتی ہے (صحیح بخاری و مسلم)
- عبداللہ بن عمر کی ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ، "إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ" بے شک حیا اور ایمان دونوں آپس میں ساتھی ہیں۔ جب ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی (خود بخود) اٹھا لیا جاتا ہے (المستدرک للحاکم، شعب الایمان للبیهقی)

حیا اور شخصیت سازی

اسلامی تعلیمات میں حیا کی اہمیت

- حیا اسلام کا خاص اخلاق ہے۔ ہر مذہب کی کوئی نہ کوئی خاص پہچان ہوتی ہے، اور اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ الإِسْلاَمِ الْحَيَاءُ، بے شک ہر دین کا ایک بنیادی اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیا ہے" - سنن ابن ماجہ
- جب حیا نہ رہے تو انسان بے لگام ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ الأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ، پچھلے انبیاء کے کلام میں سے جو چیز لوگوں نے پائی وہ یہ ہے کہ: جب تم میں حیا ہی نہ رہے، تو پھر جو جی چاہے کرو"
- حیا چیزوں کو خوبصورت بنا دیتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا " مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اسے عیب دار (بدنما) کر دیتی ہے، اور حیا جس چیز میں بھی ہو اسے زینت بخشتی (خوبصورت بنا دیتی) ہے"
- رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو اللہ سے سچی حیا کرنے کا طریقہ سکھایا "اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ... مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى، وَالْبَطْنَ وَمَا حَوَى، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى، اللہ سے ایسی حیا کرو جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے... جو شخص اللہ سے سچی حیا کرنا چاہتا ہے، وہ اپنے سر اور اس میں موجود خیالات و اعضاء (آنکھ، کان، زبان) کی حفاظت کرے، اپنے پیٹ اور اس میں جانے والی غذا (حلال و حرام) کی نگرانی کرے، اور موت اور قبر میں مٹی ہونے کو یاد رکھے " (سنن ترمذی حدیث: 2457)

حیااور شخصیت سازی

حیاکے ذریعے کیسے مثبت شخصیت تشکیل پاتی ہے؟

- حیاانسانی شخصیت میں نظم و ضبط پیدا کرتی ہے اور اسے غیر ضروری اور نقصان دہ اعمال سے بچاتی ہے
- ایک باحیاانسان اپنی گفتگو میں شائستگی اور نرمی اختیار کرتا ہے، جس سے دوسروں کے ساتھ تعلقات مضبوط ہوتے ہیں
- حیاانسان کو جھوٹ، دھوکہ دہی اور بدکلامی جیسی خامیوں سے دور رکھتی ہے
- یہ صفت انسان میں خودداری اور وقار پیدا کرتی ہے جس سے وہ معاشرے میں قابلِ احترام بنتا ہے
- حیادار افراد اپنے فرائض کی ادائیگی میں زیادہ ذمہ دار اور دیانتدار ہوتے ہیں
- حیاانسان کو اپنے فیصلوں میں محتاط اور سنجیدہ بناتی ہے، جو ایک مضبوط شخصیت کی نشانی ہے
- گھریلو اور معاشرتی زندگی میں حیا رشتوں کے درمیان اعتماد اور احترام کو فروغ دیتی ہے۔ گھر میں حیا احترام، نرم گفتگو اور حدود کے خیال کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔
- حیاانسان کو انا پرستی، غرور، دکھاوے اور بے راہ روی سے محفوظ رکھتی ہے
- یہ صفت انسان کو صبر، تحمل اور برداشت جیسی خوبیوں سے آراستہ کرتی ہے۔ حیاکے ذریعے معاشرہ اخلاقی زوال سے محفوظ رہتا ہے اور مثبت اقدار پروان چڑھتی ہیں

حیااور شخصیت سازی

حیاکے ذریعے کیسے مثبت شخصیت تشکیل پاتی ہے؟

- حیا یہ پوچھنے کی عادت پیدا کرتی ہے کہ میری بات، نظر، لباس یا پوسٹ دوسروں پر کیا اثر ڈالے گی؟
- تعلیمی ماحول میں یہ سنجیدگی، باوقار تعلقات اور غیر ضروری اختلاط سے احتیاط سکھاتی ہے۔
- سوشل میڈیا پر حیا تصویر، تبصرے، مذاق، طنز اور ذاتی معلومات شیئر کرنے میں ذمہ داری پیدا کرتی ہے۔
- جس معاشرے میں حیا کمزور ہو جائے وہاں زبان، لباس، تعلقات اور میڈیا سب میں بے احتیاطی بڑھتی ہے
- بحیثیت مجموعی، حیا ایک مکمل، متوازن اور بااخلاق شخصیت کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

سورۃ النور: آیات 27 تا 34 - حیا، خلوت اور عفت کے اسلامی نظام کا عصری اطلاق

- سورۃ النور کی آیات 27 تا 34 اسلامی معاشرت کے لیے ایک نہایت مربوط اور عملی نظام پیش کرتی ہیں۔ یہ آیات صرف پردے یا لباس کے چند احکام تک محدود نہیں، بلکہ گھر، نگاہ، گفتگو، تعلقات، نکاح، عفت، معاشی ذمہ داری اور کمزور طبقات کے تحفظ تک ایک مکمل اخلاقی ڈھانچہ فراہم کرتی ہیں۔ آج کے دور میں ان آیات کا صحیح اطلاق اسی وقت ممکن ہے جب ہم انہیں ایک جامع معاشرتی نظام کے طور پر سمجھیں، نہ کہ صرف چند ظاہری پابندیوں کے طور پر۔

- **گھروں میں داخلے کے آداب اور تحفظِ خلوت**: ان آیات میں مسلمانوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ کسی دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت اور بغیر سلام کے داخل نہ ہوں، اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جائیں بغیر ناراضگی کے۔ یہ حکم دراصل دوسروں کی نجی زندگی((privacy کے احترام کی بنیاد ہے

  عصری دور میں اس اصول کا اطلاق موبائل، سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل رابطوں پر بھی ہوتا ہے۔ کسی کے پرائیویٹ پیغامات، آج کسی کے موبائل، ای میل، واٹس ایپ، کمرے، دفتر، ذاتی فائلوں، تصاویر، یا سوشل میڈیا اکاؤنٹس میں بغیر اجازت جھانکنا بھی اسی اصول کے خلاف ہے

- **نگاہوں کی حفاظت اور پاکدامنی**: یہ کردار سازی کا پہلا عملی قدم ہے۔ مردوں اور عورتوں دونوں کو نگاہ نیچی رکھنے اور پاکدامنی کی حفاظت کا حکم دیا گیا کیونکہ حیا کی ذمہ داری یک طرفہ نہیں بلکہ مرد اور عورت دونوں پر ہے۔آج کے دور میں نگاہ کی حفاظت صرف راستے یا مجلس تک محدود نہیں، بلکہ موبائل اسکرین، فلموں، ڈراموں، اشتہارات، reels، اور online مواد تک پھیل چکی ہے۔ بدنگاہی صرف آنکھ کا عمل نہیں، بلکہ آہستہ آہستہ سوچ، خواہش، رویّے اور تعلقات کو متاثر کرتی ہے۔اس لیے غضِ بصر دراصل اندرونی نظم و ضبط (discipline) اور self-control کی تربیت ہے۔

سورۃ النور: آیات 27 تا 34 - حیا، خلوت اور عفت کے اسلامی نظام کا عصری اطلاق

- ستر، زینت اور حیا: عورتوں کے لیے مزید ستر، زینت، محرم و غیر محرم، اور چال ڈھال کے آداب بیان ہوئے ہیں۔ آج کے ماحول میں لباس کو صرف فیشن یا ذاتی پسند کے طور پر نہیں دیکھنا چاہیے۔ لباس انسان کے اخلاقی شعور، تہذیب اور self-respect کا اظہار بھی ہوتا ہے۔

عصری معاشرے میں یہ اصول باوقار لباس، نجی زندگی کے تحفظ اور سوشل میڈیا پر تصاویر و مواد کی نمائش میں احتیاط کی صورت میں اپنایا جا سکتا ہے۔ یہ احکام عورت کی عزت اور تحفظ کو یقینی بناتے ہیں، نہ کہ اسے محدود کرتے ہیں

- نکاح کی آسانی اور معاشرتی پاکیزگی: اسلام نے بے نکاح افراد کو نکاح کے بغیر نہ چھوڑنے کی تلقین کی ہے، چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں، آزاد ہوں یا غلام، ایمان والے ہوں یا بغیر ایمان والے، سب اس حکم میں شامل ہیں، نیز کسی کو بھی جنسی استحصال پر مجبور کرنے سے سختی سے منع کیا گیا

آج کے دور میں یہ سبق نکاح کو آسان بنانے، جہیز اور فضول رسومات کے بوجھ کو کم کرنے کی صورت میں اپنایا جا سکتا ہے

اگرچہ آج قانونی غلامی موجود نہیں، مگر یہ قرآنی اصول آج بھی زندہ ہے: کسی کمزور، مجبور، غریب، ماتحت، ملازم، عورت، بچے، یا migrant worker کا جنسی، معاشی یا سماجی استحصال حرام اور سنگین جرم ہے۔

یہ آیات جدید دور کے human trafficking، workplace exploitation، harassment، اور طاقت کے ناجائز استعمال کے خلاف ایک مضبوط قرآنی اصول فراہم کرتی ہے اور ان کی مخالفت میں مناسب قانون سازی کی جانی چاہیے

حیا، عفت اور پاکیزہ کردار کے لیے دعائیں

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى، وَالتُّقَى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنَى

اے اللہ ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ ! مجھے بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی فرما، کیونکہ بہترین اخلاق کی طرف تیرے سوا کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا، اور مجھ سے برے اخلاق کو پھیر دے، کیونکہ برے اخلاق کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ، وَالْأَهْوَاءِ

اے اللہ ! میں تجھ سے برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي

اے اللہ ! میں اپنی سماعت کے شر، اپنی نگاہ کے شر، اپنی زبان کے شر، اپنے دل کے شر، اور اپنی جنسی خواہش کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ، وَالْأَهْوَاءِ

اے اللہ ! میں تجھ سے برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔

حیا، عفت اور پاکیزہ کردار کے لیے دعائیں

اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین، دنیا، اہل و عیال اور مال میں معافی اور عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب/ستر کو چھپا دے اور میرے خوف کو امن میں بدل دے

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ، وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں/شوہروں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا، وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ ہونے دے، اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بے شک تو بہت عطا فرمانے والا ہے۔

اے اللہ! ہمیں حیا، عفت، پاکیزہ نگاہ، صاف دل، محفوظ زبان، باوقار لباس، مضبوط خاندان، اور دوسروں کی عزت اور خلوت کا احترام عطا فرما۔ ہمیں برے اخلاق، بدنگاہی، بے حیائی، تجسّس، استحصال، ظلم اور نفس کی گمراہی سے محفوظ فرما۔ آمین